پروفیسر ہارون الرشید معروف نقاد، ناول نگار اور شاعر ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں ''اردو ادب اور اسلام'' (دو حصے) خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ علاوہ ازیں ان کی تنقیدی نگارشات اور شعری کاوشوں کے متعدد مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ زیر نظر مجموعہ حمد و نعت اور ایک منقبت پر مشتمل ہے اور پروفیسر موصوف کے ذوقِ شاعری کا عمدہ ترجمان ہے۔ ان کی شاعری پر اصلاحی اور اخلاقی رنگ غالب ہے۔ ''طوبیٰ'' میں شامل منظومات شاعر کے جذبہ خلوص اور راست فکری کی آئینہ دار ہیں۔ اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نعت و منقبت غلو سے پاک ہو۔ علاوہ ازیں ہر نظم کے ساتھ تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔ مجموعہ گو مختصر ہے لیکن مطالب و مضامین کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ (ر۔ ب۔ ش)

مقدمہ بوسنیا: محمد الیاس انصاری۔ ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۲۸۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

بوسنیا کے مسئلے پر اردو میں متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں مثلاً: ''مسئلہ بوسنیا منظر و پس منظر''، عمر حیات عاصم سیال (کراچی، ۱۹۹۲)۔ ''سانحہ بوسنیا''، محمد الیاس انصاری (لاہور، ۱۹۹۳)۔ ''بوسنیا، جغرافیہ، تاریخ، داستان جہاد''، خلیل احمد حامدی (لاہور، ۱۹۹۳)۔ ''بوسنیا، صلیبی جنگیں اور نیا عالمی نظام''، پروفیسر محمود علی ملک (لاہور، ۱۹۹۳)۔ ''یوگوسلاویہ کا خاتمہ اور بوسنیا کے مسلمان''، عبداللہ اسامہ (اسلام آباد، ۱۹۹۳)۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی تازہ کاری ہے اور بوسنیا پر تازہ معلومات اور مزید تفصیل فراہم کرتی ہے۔

محمد الیاس انصاری کا نقطہ نظر یہ ہے کہ بوسنیا کے باب میں مغربی طاقتوں کے رویے کو اس نئی صلیبی جنگ کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو مغربی عیسائیت نے اسلام اور امت مسلمہ سے دشمنی، خوف اور تعصب کے سبب ان پر مسلط کر دی ہے۔ یہ ''چوتھی عالمی جنگ'' کشمیر، فلسطین، شیشان اور بوسنیا میں دست بدست لڑائی کی شکل میں اور پورے عالم اسلام سے تہذیبی اور ثقافتی سطح پر جگہ جگہ اور مختلف سطحوں پر لڑی جا رہی ہے۔ مصنف نے بوسنیا کا مقدمہ پیش کرنے سے پہلے ماضی میں صلیبی جنگوں اور مغرب کی صلیب پرستی کا ذکر کیا ہے جس نے امریکہ ہی نہیں تمام نصرانی ملکوں اور اقوام متحدہ کے کردار کو مشکوک بنا دیا ہے۔ اس حصے میں انھوں نے انسانی حقوق کے ''علمبرداروں'' کی منافقانہ روش اور دہرے معیار سے متعلق بہت سی مثالیں دی ہیں۔ ان کی بدنیتی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ''نیوزویک'' نے ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ کے شمارے میں سنہ دو ہزار میں یورپ کا ایک ممکنہ نقشہ شائع کیا تھا جس میں بوسنیا کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ مقدمہ بوسنیا کا انجام کیا ہو گا؟ اس کا حتمی جواب آسان نہیں مگر ہمیں الیاس انصاری کی اس بات سے اتفاق ہے کہ مسلم دنیا